ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

امام ابوداؤدؒ کا سنن ابوداؤد میں صحیح بخاری کے تراجم ابواب سے اخذ واستفادہ؛ تجزیاتی مطالعہ

Dr. Abdul Ghaffar (corresponding author)
Director Seerat Chair/Assistant Professor
Department of Islamic Studies, University of Okara, Okara
Hafiz Muhammad Aslam, Lecturer
Department of Islamic Studies
Lahore Islamic Institute for Social Sciences, Garden Town, Lahore

Abstract:
Hadith is an important source of Shari'ah, which was collected and edited through different stages and methods and many books were written. Among these books of hadith, Sahih Sita has a special importance and then among the six books of Ahadith, Sunan Abu Dawud because of its special method. It is of particular importance, especially because of Imam Abu Dawud's own terms, the authors of these books made good use of each other's styles and methods, especially with reference to the chapters. made good use of the written sources of, there are many examples of this in Kitab al-Tafseer. Abu Ubayd Qasim bin Salam's book Al-Imwtta quoted sayings and used al-Muta Imam Malik in writing. The author benefited from the written sources of Abd al-Zarzaq and his teachers, especially Imam Ahmad bin Hanbal, Ali bin Al-Madaini, Ishaq bin Rahawiya, Yahya bin Moin, and above all from the books of Imam Shafi'i, Muhammad bin Ishaq. And it is to be mentioned that even after him; the great hadiths used the methods and methods of Sahih Bukhari and developed this method, which gave a good answer to the deniers and the people of Isthiraq. It was oral. In this paper, it is clear from the principle of establishing chapters of Imam Abu Dawud that he considered the collection of muhadditihs before him and adopted their method in writing the documents and texts and Chapters. There is a continuing written tradition of the use of and the Muhaddith who came later benefited from the books of these imams, especially by deriving interpretations, hadiths, biographies and jurisprudential issues.

Keywords: Hadiths; Sahih; Kitab al-Tafseer; Muhadditihs.

دین اسلام کے دو بنیادی ماٰخذ ہیں: پہلا کتاب اللہ اور دوسرا حدیثِ رسول ﷺ ہے۔ دین اسلام کا پہلا ماٰخذ قرآن مجید ہے جو نبی مکرم ﷺ پر نازل ہونے والا 23 سالہ وحی الٰہی کا وہ حتمی مجموعہ ہے جس کی لفظی ومعنوی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے اٹھار کھاہے۔ چنانچہ قرآن مجید دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جس کا ایک ایک حرف ،ایک ایک لفظ اور ایک ایک جملہ اسی طرح اپنی اصلی حالت میں موجود ہے جس طرح یہ رسول اللہ ﷺ کے قلب اطہر پر اترا تھا اور آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کواسی طرح پڑھایا۔دین اسلام کا دوسرا ماٰخذ رسول اللہ ﷺ کی حدیثِ مبارکہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ مقدسہ کو خود اللہ رب العزت نے" اسوہ حسنہ " یعنی بہترین نمونہ قرار دیا ہے ۔اس لئے ضروری تھا کہ اس پاکیزہ اور اعلیٰ ترین ہستی کے تمام اعمال بنی نوع انسان کے سامنے موجود ہوتے۔ امتِ محمدیہ کے ہر فرد کو آپؐ کے اعمالِ مبارکہ سے آگاہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی برگزیدہ ہستیوں کو ذہانت، صداقت، امانت، شجاعت اور حفظ و ضبط جیسی نادر خصوصیات سے بیک وقت نواز رکھا تھا جو دنیا کے کسی دوسرے انسانوں میں یکجا نظر نہیں آتیں۔ چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد تابعین عظام رحمہم اللہ نے احادیثِ رسول ﷺ کو فتنوں کے دور میں "مِن وعَن" اپنے شاگردان (تبع تابعین رحمہم اللہ) تک پہنچایا، پھر اتباع التابعین نے اس مبارک سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے امت محمدیہ کے جلیل القدر علماء و محدثین تک پہچایا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بعض علماء کو استنباط و استخراجِ احکام و مسائل کی اضافی صلاحیت سے بھی نوازا ہوتا ہے، جنہیں ہم محدثین کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے فرامین کو اگر پوری صحت اور دِقتِ نظر سے منتقل کرنے کے لیے صحیح سند کو ملحوظ رکھنا لازم ہے،اور صحتِ سند کے لیے ضروری ہے کہ وہ روایت ثقہ اور عادل راویوں کے ذریعے ہم تک پہنچی ہو۔

سند کے علم کو فروغ وعروج دینے کے لیے" علمِ رجال کا فن" وجود میں آیا اور محدثین کرام نے ان ہزاروں راویانِ حدیث کے حالاتِ زندگی، حصولِ علم اور طلبِ حدیث کے بارے میں تمام معلومات مرتب کر دیں۔ جس کی وجہ سے جرمن مستشرق ڈاکٹر اسپرنگر اپنے مقدمہ میں یہ تاریخی الفاظ لکھنے پر مجبور ہوا:" دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں گزری اور نہ آج کہیں موجود ہے جس نے مسلمانوں کی طرح" اسماء الرجال"کا عظیم المرتبت فن ایجاد کیا جس کے باعث 5 لاکھ مسلمانوں کے احوال معلوم ہو سکتے ہیں"۔ محدثین کرام نے حدیث کے راویوں کو مختلف طبقات اور درجات میں تقسیم کرکے سند کے حوالے سے کوئی رائے قائم کرنے کے لیے بنیاد فراہم کر دی اور اس کی بنیاد پر حدیث کو پرکھنے اور قبول کرنے کے معیار مقرر کر دیے گئے۔ حدیث کو قبول کرنے، یا نہ کرنے کے لیے قواعد وضوابط وضع کرنے کا فن، اصولِ حدیث، اصطلاحاتُ الحدیث، علومُ الحدیث یا مصطلح الحدیث کہلاتا ہے۔[1]

تحقیق کا بنیادی مسئلہ

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

سید المحدثین والفقہاء امام بخاریؒ نے اپنے ما قبل محدثین عظام سے ان کی تحریری ماخذ سے خوب استفادہ کیا، کتاب التفسیر میں اس کی بہت ساری امثلہ موجود ہیں۔ ابو عبید قاسم بن سلام کی کتاب الاموال سے اقوال نقل کیے موطا امام مالک سے تحریری استفادہ کیا۔ مصنف عبد الرزاق اور اپنے اساتذہ کے تحریری ماخذ سے فائدہ اٹھایا خصوصا امام احمد بن حنبلؒ، علی بن المدینی، اسحاق بن راہویہ، یحیٰ ابن معین ان سب سے بڑھ کر امام شافعیؒ محمد بن اسحاقؒ کی کتب سے یہ ہے کہ جس کو ثابت کرنا مقصد ہے اور یہ بتاناہے کہ آپ کے بعد بھی محدثین عظام نے صحیح بخاری کے منہج واسلوب طریقہ کار سے استفادہ کیا اور اسی منہج کو ترقی دی جس سے منکرین اور اہل استشراق کا جواب بھی مقصود ہے جو یہ کہتے ہیں کہ احادیث کی جمع وترتیب زبانی ہوئی۔ مقالہ ہذا میں امام ابو داود کے سنن ابو داود میں تراجم ابواب قائم کرنے کے اس اصول سے یہ واضح ہو جائے گا کہ محدثین کی استفادہ کی تحریری روایت ہے جو جاری ہے۔

آنے والی سطور میں امام ابو داود اور سنن ابو داود کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

امام ابو داودؒ کا تعارف

نام ونسب

عبد الرحمن بن ابی حاتم نے امام ابو داوٗد α کا نام سلیمان بن الاَشعث بن شداد بن عمرو بن عامر جبکہ احمد بن عبد العزیز الہاشمی نے امام ابو داوٗد α کا نام سلیمان بن الاَشعث بن بشیر بن شداد ذکر کیا ہے۔[2]

ابن عساکر نے امام ابو داوٗدؒ کا نام کچھ اس طرح ذکر کیا ہے:۔

" سُلَيْمَانُ بنُ الأَشْعَثِ بنِ إِسْحَاقَ بنِ بَشِيْرِ بنِ عَمْرِو بنِ عِمْرَانَ "[3]

(سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن عمرو بن عمران)

امام صاحب کی پیدائش

تمام محدثین کے نزدیک امام ابو داودؒ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔

جس کے متعلق امام ذہبیؒ فرماتے ہیں:

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ الآجُرِيُّ:سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: وُلِدْتُ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ۔[4]

"امام ابو عبید الاٰجری α فرماتے ہیں: میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا میں 202ھ میں پیدا ہوا ہوں۔"

حصول علم کا آغاز

دیگر محدثین کی طرح امام ابو داوٗدؒ نے سب سے پہلے اپنے ہی علاقے کے مشائخ سے حصول علم کا آغاز کیا اور

پھر مزید حصول علمِ حدیث کے لیے بیس سال سے کم عمر میں مختلف علاقوں کی طرف سفر کا آغاز کیا۔

امام ابو داوٗدؒ کی نظر میں علمِ حدیث کا احترام اس قدر تھا کہ ایک مرتبہ اس وقت کے ولی عہد امیر ابو احمد الموفق آپ کے پاس آئے اور درخواست کی کہ اس کے بچوں کو الگ سے سنن پڑھانے کا موقع فراہم کریں، تو امام ابو داوٗدؒ نے فرمایا: کہ حصولِ علم میں امیر اور غریب سب برابر ہوتے ہیں۔[5]

امام ابو داوٗدؒ کے علمی اسفار

امام ابن کثیرؒ نے آپ کے اسفار کی تعریف کچھ اس انداز سے بیان کی:

"أَبُو دَاوُد اَلسِّجَسْتَانِي أَحَدُ أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ اَلرَّحَّالِينَ إِلَى الآفَاقِ فِي طَلَبِهِ، جَمَعَ وَصَنَّفَ وَخَرَّجَ وَأَلَّفَ وَسَمِعَ الْكَثِيرَ عَنْ مَشَايِخِ الْبُلْدَانِ فِي الشَّامِ وَمِصْرَ وَالْجَزِيرَةِ وَالْعِرَاقِ وَخُرَاسَانَ وَغَيْرِ ذَلِكَ"۔[6]

"امام ابو داوٗدؒ نے حصول علم کے لیے بہت زیادہ سفر کیے۔ اور آپ نے ہر اس جگہ کا سفر کیا جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ مل سکتی تھیں۔ اور بالخصوص آپ نے مصر، خراسان، عراق، شام اور جزیرہ جیسے اہم مقامات کا بھی سفر کیا ہے۔"

امام صاحب کے مشہور ترین اساتذہ کرام

۱۔ احمد بن حنبل α

۲۔ یحیٰ بن معین α

۳۔عثمان بن اَبي شيبہ α

۴۔ابو بکر بن ابی شیبہ α

۵۔اسحاق بن راھویہ α[7]

امام ابوداؤد α کے تلامذہ

امام ابوداوُدؒ نے اپنی کتاب ”سنن“ کے بعد کافی شہرت حاصل کرلی تھی جس کے نتیجے میں آپ کے پاس طلباء کا جم غفیر رہتا یہاں تک کہ بعض مجالس میں سامعین کی تعداد ہزاروں تک پہنچ جاتی۔

امام صاحب کے چند ایک مشہور شاگردان درج ذیل ہیں:

۱۔امام احمد بن حنبلؒ

امام ابوداوُدؒ کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا اعزاز ہو سکتا ہے کہ ان سے امام احمد بن حنبلؒ جیسے عظیم محدث نے ایک روایت اخذ کی ہے۔امام ابوداؤدؒ کو تو ہمیشہ اس پر فخر رہا ہے اور فخر کی بات بھی ہے۔

ابو بکر بن ابی داوٗد سجستانیؒ فرماتے ہیں:

”حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: تَعْرِفُ لِأَبِي العَشْرَاء حَديثاً غيرَ: ((لَوطَعَنْتُ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنك)) قَالَ: لَا، فَقُلْتُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرو الرَّازِى، نَا عَبْدُالرَّحْمٰنَ بْنِ قَيسٍ، نَا حَمَّادُبْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الْعَشْرَاء الدَّارِمِي عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: ذَكَرْتُ الْعَتِيْرَة لِرَسُولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَحَسَّنَهَا: فَقَالَ أَحْمَدُ: مَا أَحسَنَهُ، يَشْبَهُ أَنْ يَكُونَ صَحِيحاً لِأَنَّهُ مِنْ كَلَامِ الْأَعْرَابِ، وَقَالَ لِابْنِهِ: هَاتِ الدَّوَاةَ وَالْوَرَقَةَ، فَكَتَبَهُ عَنِّى“۔[8]

"امام ابوداوٗد α کے بیٹے کہتے ہیں مجھے میرے باپ نے بیان کیا کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل α سے پوچھا آپ ابو العشراء کی روایت (لَوطَعَنْتُ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأُ عَنك) کے علاوہ کسی اور روایت کو جانتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں، امام ابوداوٗد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے کہا ہمیں محمد بن عمرو الرازی نے بیان کیا انہیں عبد الرحمن بن قیس نے انہیں حماد بن سلمہ نے بیان کیا وہ ابو العشراء الدارمی سے بیان کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے عشیرہ کا تذکرہ کیا آپ نے اسے اچھا قرار دیا۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: بہت خوب لگتا ہے وہ صحیح ہو گا کیونکہ یہ دیہاتیوں کے کلام سے ہے امام صاحب نے اپنے بیٹے سے کہا دوات اور ورقہ لائیے امام احمد بن حنبل α نے اس حدیث کو مجھ سے لکھ لیا۔"

۲۔امام ابوعیسٰی الترمذی α

یہ امام ابوداوٗدؒ کے اعزاز کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے بھی بعض نے آپ سے روایت کو لیا ہے۔چنانچہ امام ترمذی اپنی کتاب ”سنن الترمذی“ میں آپ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۔امام أحمد بن شعیب النسائی α

اسی طرح امام نسائیؒ جیسے جلیل القدر محدث، جرح وتعدیل کے امام بعض جگہ اپنی سنن میں امام ابوداوٗدؒ سے روایت کرتے ہیں۔ جبکہ امام نسائیؒ نے اپنی کتاب ’الکنیٰ‘ میں بھی سلیمان بن الاشعث کہہ کر آپ سے روایت ذکر کی ہے۔[9]

امام ابوداوٗدؒ کی وفات

امام ابوداودα اپنی زندگی کی تہتر بہاریں دیکھنے کے بعد ۱۵ شوال ۲۷۵ ہجری کو بصرہ میں اپنے رب کے مہمان جا بنے اور امام سفیان ثوری α کے پہلو میں دفن کیے گئے۔رحمہ اللہ رحمة واسعة.[10]

سنن ابوداود کا تعارف

السنن کی لغوی تعریف

الوسیط في علوم ومصطلح الحدیث میں أبو شُعبة، محمد بن محمد بن سویلمالسنن کی لغوی تعریف اس طرح لکھتے ہیں

اَلسُّنَّةُ: اَلطَّرِيْقَةُ، وَالسِّيْرَةُ.[11] "سنت کا لغوی معنیٰ طریقہ اور سیرت ہے۔"

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

السنن کی اصطلاحی تعریف

الرسالۃ المستطرفۃ، میں محمد بن جعفر الکتانی السنن کی تعریف لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں:

أن تعريف السنن عند المحدثين:

"وَمِنْهَا كتب تعرف بِالسّنَنِ وَهُوَ فِي اصْطِلَاحهم الْكتب المرتبة على الْأَبْوَاب الْفِقْهِيَّة."[12]

"محدثین کی اصطلاح میں "السنن" اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں احادیث احکام کتاب الطہارۃ سے لے کر کتاب الوصایا تک فقہی ترتیب سے جمع کی گئی ہوں"[13]

سنن ابوداؤد کا نام

سنن ابوداؤد کا نام (کتاب السنن) ہے جس کی درج ذیل دلیل ہے۔

تَسْمِيَةُ الْمُؤَلِّف لَهُ بِهذَا الاِسْمِ فِي رِسَالَتِهِ لِأَهْلِ مَكَّة وَنَصَّهُ :

"إِنَّكُمْ سَأَلْتُمْ أَن أَذْكُرَ لَكُمْ الأَحَادِيْث الَّتِي فِي كِتَابِ السُّنَن".[14]

"امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے رسالہ ابی داؤد الی اھل مکہ میں یہ واضح کیا ہے کہ تم نے اس کتاب کے نام کے بارے میں سوال کیا ہے تو میں تمہیں یہ بتاتا ہوں کہ اس کا نام "کتاب السنن" ہے۔"

زمانہ تالیف

امام **ابوداؤد** رحمہ اللہ تقریبا بیس سال تک طرسوس (ترکی کے جنوبی علاقے) میں مقیم رہے۔ اس دور میں آپ نے یہ کتاب تالیف فرمائی ہے۔ اس کی تکمیل کے بعد آپ نے اپنے جلیل القدر شیخ امام احمد بن حنبلؒ کی خدمت میں پیش کی تو انہوں نے اس کی بہت تعریف کی، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی وفات ۲۴۱ ہجری میں ہوئی ہے۔[15]

سنن ابوداؤد کے متعلق علماء کے اقوال

سنن ابی داؤد کی تصنیف سے پہلے کتب احادیث میں مسانید اور جوامع کا رواج تھا جس میں سنن اور احکام اخبار اور قصص اور مواعظ اور آداب سب قسم کی احادیث شامل ہوئی تھی۔ سنن ابوداؤد کے متعلق علماء کے اقوال درج ذیل ہیں:

محمد بن مخلدؒ

محمد بن مخلدؒ کا کہنا ہے کہ

قال محمد بن مخلد : لَمَّا صَنَّفَ أَبُو دَاوُد كِتَابَهُ السُّنَن، وَقَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ صَارَ كِتَابُه لِأَهْلِ الْحَدِيْثِ كَالْمُصْحَف ۔[16]

"محمد بن مخلدؒ کا کہنا ہے کہ امام ابوداؤدؒ نے السنن تالیف کی اور لوگوں پر اس کی قراءت کی تو اہل الحدیث کے ہاں یہ کتاب مصحف کی مانند طلب کی جانے لگی۔"

علامہ خطابیؒ

علامہ خطابیؒ کہتے ہیں کہ سنن ابوداؤد عظیم کتاب ہے کہ علم دین میں اس جیسی اور کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی اور اسے لوگوں میں انتہائی مقبولیت حاصل ہوئی ہے بلکہ علماء وفقہاء کے علمی حلقات میں یہ علامت امتیاز ٹھہری ہے، اہل عراق، مصر، مغرب اور اکثر اسلامی ممالک میں اس کتاب کی شہرت مسلم ہے۔ (صحیح بخاری ومسلم کا مقام بجا) مگر سنن ابوداود کا بھی اپنی شاندار ترتیب اور فقہی مسائل کے احاطہ کے اعتبار سے ایک خاص مقام ہے۔[17]

سنن ابوداؤد کے خصائص وامتیازات

۱۔ سنن ابوداؤد فقہی ابواب پر مرتب ہے جبکہ ابواب کے عناوین مختصر، جامع اور واضح ہیں۔

۲۔ احادیث بالعموم دو یا زیادہ اسانید سے بیان کی گئیں ہیں اور ہر سند میں کوئی دقیق نکتہ یا ایسے خاص الفاظ ہوتے ہیں جو علماء وفقہاء کے لیے اضافہ وافاد علمی کے حامل ہوتے ہیں، اوران سے احکام ومسائل کا استنباط بھی ہوتا ہے۔

۳۔ امام صاحب اپنی کتاب میں اختصار کے پیش نظر دوسری سند کو بالعموم بمعناہ یا مثلہ وغیرہ کے الفاظ سے ذکر کرتے ہیں۔

۴۔ امام صاحب رواۃ حدیث میں جہاں کسی کے تعارف کو ضروری سمجھتے ہوں جس میں اشتباہ کا اندیشہ ہو تو وہاں راویوں کا مختصر تعارف پیش کرتے ہیں۔

۵۔ امام صاحب غیر معروف مقامات کا تعارف بھی کرواتے ہیں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

۶۔ مشکل الفاظ کے معانی موقع بموقع بیان کیے گئے ہیں۔

۷۔ حسب ضرورت حدیث کا پس منظر بھی بتایا گیا ہے۔

۸۔ امام صاحب اسنادی فوائد کے ضمن میں اس طرح بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث اہل شام کی ہے، یا اہل بصرہ اس میں منفرد ہیں وغیرہ۔

۹۔ امام صاحب اہم فقہی مسائل میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعین رحمہم اللہ اور دیگر ائمہ کے نام بھی ذکر کرتے ہیں۔

۱۰۔ امام صاحب اپنی کتاب میں مذکور انتہائی ضعیف احادیث کی صراحت بھی کرتے ہیں۔

۱۱۔ جن رواۃ پر کوئی کلام کی گئی ہے وہاں امام صاحب خاموش رہتے ہیں، تو وہ حدیث بالعموم ان کے نزدیک قابل عمل ہوتی ہے۔[18]

سنن ابوداود کی شروحات

اس مبارک کتاب کی علمائے امت نے بہت خدمت کی ہے۔ کچھ شروحات مطبوع اور متداول ہیں اور بہت سی مخطوطات کی صورت میں عالمی مکتبات میں محفوظ ہیں۔ مثلا:

۱۔ معالم السنن: تالیف ابو سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن خطاب البستی الخطابی متوفی: ۳۸۸ھ یہ سیدنا زید بن خطاب کی طرف نسبت سے خطابی کہلاتے ہیں۔

۲۔ تھذیب ابن القیم: تالیف امام محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن القیم الجوزیہ متوفی: ۷۵۱ھ۔

۳۔ عون المعبود شرح سنن ابی داود: تالیف علامہ شمس الحق عظیم آبادی متوفی: ۱۹۱۱ء۔

۴۔ مرقاۃ الصعود إلی سنن ابی داود: تالیف امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ۔

امام ابوداود رحمہ اللہ کی سنن کی عمومی شرائط

عبد اللہ بن صالح البراک نے اپنے ایم اے کے رسالہ " كتاب السنة من سنن ابوداؤد دراسة و شروحات" کے مقدمہ میں امام ابوداؤد اوران کی سنن سے متعلق بحث کرتے ہوئے آپ کی شروط کو چار نکات میں بیان کیا ہے۔

1۔ امام ابوداؤدؒ نے اپنی کتاب میں صرف احادیث کی تخریج کا التزام نہیں کیا بلکہ صحیح اور غیر صحیح سب کی تخریج کی ہے۔ البتہ موضوع جو اس کے حکم میں ہو اس کی تخریج نہیں کی۔

2۔ آپ نے ہر باب میں اپنے علم کے مطابق سب سے صحیح حدیث کا ذکر کیا ہے اور ہر باب میں ایک دو احادیث کے ذکر پر غالباً اکتفا کیا ہے اور اگر ضعیف شدید ہے تو اسے بیان کر دیا ہے۔

3۔ آپ کی احادیث مشہور ہیں کیونکہ آپ غرائب سے استدلال درست نہیں سمجھتے، فرماتے ہیں:

"والأحاديث وضعتها في السنن واكثر مشاهير فان لا يحتج بحديث غريب "

"ولوكان من رواية مالك"

4۔ وہ روایت جنہیں ضعیف قرار دیا گیا ہے ان کے راوی اپنے حفظ وضبط میں کمزور تھے اس نوع پر امام ابوداؤد بالعموم سکوت اختیار کرتے ہیں۔[19]

صحیح بخاری سے تراجم ابواب کے عناوین قائم کرنے میں تقابل اور اخذ واستفادہ کی امثلہ

ترجمۃ الباب قرآنی آیت سے قائم کرنا:

الجامع الصحیح البخاری میں ترجمۃ الباب قرآنی آیت سے قائم کرنا اس کی بہت ساری مثالیں ملتی ہیں مثال:

لیکن اس کے برعکس سنن ابوداؤد میں بہت کم ایسی مثالیں موجود ہیں کہ قرآنی آیت میں کوئی ترجمہ قائم کیا گیا ہو۔

اس کی بہت ساری مثالیں صحیح میں موجود ہیں مگر اس کے برعکس سنن ابوداؤد میں اس کی کم مثالیں ملتی ہیں۔

(1) "بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى {لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ}"[20] "باب: اللہ تعالی کا ارشاد ہے: نہیں جائز کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور انہیں مت روک رکھنا۔"

(2) "بَابُ نَسْخِ قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ}"[21] "باب: اللہ تعالی کا ارشاد: اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں (لیکن رکھیں نہیں) وہ روزے کے بدلے۔"

"بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ الْمَدِينَةِ" "باب: ناپنے کا پیمانہ اہل مدینہ ہی کا معتبر ہے۔"

ترجمۃ الباب: حدیث نبوی کے الفاظ سے قائم کرنا:

"بَابُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ" "بچہ بستر والے کا ہے۔"[22]

حدیث نبوی کے الفاظ سے ترجمۃ الباب قائم کرنا یہ بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اسلوب ہے اور اس کی بہت ساری مثالیں صحیح میں موجود ہیں مگر اس کے برعکس سنن ابو داؤد کی مثالیں کم ہیں: صحیح بخاری میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اکثر تراجم میں آثار صحابہ کو پیش کرتے ہیں جبکہ امام ابو داؤد کی سنن میں اس کی مثالیں تلاش بسیار کے باوجود نہ مل سکیں۔ مثلاً: ابواب الطہارۃ کے ضمن میں کتاب الحیض ہے یہ اس کا 28واں باب ہے۔ "بَابُ إِذَا رَأَتِ المُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ" "باب: جب مستحاضہ طہر دیکھے۔" اس ترجمہ کے تحت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تین مختلف جملے تین مختلف آثار سے منتخب فرمائے ،قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَلَوْ سَاعَةً،(2) وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا إِذَا صَلَّتْ، (3)الصَّلاَةُ أَعْظَمُ» "ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ: غسل کریں گی اور نماز پڑھی گی، خواہ چند گھڑی کے لیے کیوں نہ ہو (2) اور جب نماز پڑھے گی تو اس کے پاس اس کا شوہر آسکتا ہے (3) نماز بڑی چیز ہے"۔

سوالیہ / استفہامیہ انداز سے ترجمۃ الباب قائم کرنا

سنن ابو داؤد سے مثال:

(1) "بَابُ إِذَا أَدْرَكَ الْإِمَامَ، وَلَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ" "باب: جس نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اور جماعت ہو رہی ہو؟"

(2) "بَابُ رَكْعَتَيِ الْمَغْرِبِ أَيْنَ تُصَلَّيَانِ؟" "باب: مغرب کی سنتیں کہاں پڑھی جائیں؟"

(3) "بَابُ مَنْ فَاتَتْهُ مَتَى يَقْضِيهَا" "باب: فجر کی سنتیں رہ جائیں تو کب ادا کرے؟"

(4) "بَابُ أَيِّ اللَّيْلِ أَفْضَلُ؟" "باب: رات کا کون سا حصہ عبادت کے لیے افضل ہے؟"

(5) "بَابُ أَيْنَ يَكُونُ الِاعْتِكَافُ؟" "باب: اعتکاف کہاں ہونا چاہیے؟"

(7) "بَابٌ فِي الْبَقَرِ وَالْجَزُورِ عَنْ كَمْ تُجْزِئُ؟" "باب: گائے اور اونٹ کتنے افراد سے کفایت کرتے ہیں۔"

صرف لفظ "باب" سے ترجمۃ الباب قائم کرنا

سنن ابو داؤد سے مثال: اس میں دو روایت نقل کی ہیں:

مثال نمبر 1:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرْطٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ»

"حضرت عبد اللہ بن قرط بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑھ کر عظمت والا دن یوم النحر (دس ذوالحجہ) اس کے بعد یوم القرا 11 ذوالحجہ ہے۔" (23)

مثال نمبر 2:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ»

"ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حج کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ جلدی کرے۔"

لفظ کراھیۃ سے ترجمۃ الباب قائم کرنا

(1) كِتَاب الْجِهَادِ میں" بَابُ كَرَاهِيَةِ تَرْكِ الْغَزْوِ " "باب: جہاد چھوڑ دینے کی مذمت۔"

(2) كِتَاب الْجِهَادِ میں" بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ حَرْقِ الْعَدُوِّ بِالنَّارِ " "باب: دشمن کو جلا کر مارنے کی ممانعت۔"

(3) كِتَاب الضَّحَايَا میں" بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الضَّحَايَا " "باب: قربانی میں مکروہ جانور کا بیان۔"

(4) كِتَاب الْجَنَائِزِ میں" بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ " "باب: موت کی تمنا کرنے کی ممانعت۔"

(5) كِتَاب الْجَنَائِزِ میں" بَابُ كَرَاهِيَةِ الذَّبْحِ عِنْدَ الْقَبْرِ " "باب: قبر کے پاس ذبح کرنے کی ممانعت۔"

لفظ فضل کے ساتھ

(1) كِتَاب الْجِهَادِ میں" بَابُ فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ " "باب: سمندر میں غزوے کی فضیلت۔"

(2) كِتَاب الْجِهَادِ میں" بَابٌ فِي فَضْلِ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا " "باب: کافر کو قتل کرنے والے کی فضیلت۔"

(3) كِتَاب الْجِهَادِ میں"بَابٌ فِي فَضْلِ الرِّبَاطِ" "باب: دشمن کے مقابلے میں مورچہ بندی کی فضیلت۔"

النھی کے لفظ سے ترجمۃ الباب

(1) كِتَاب الْجِهَادِ میں"بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ" " باب: مقتول کی ناک، کان وغیرہ کاٹنا جائز ہے۔"

(2) كِتَاب الضَّحَايَا میں"بَابٌ فِي النَّهْيِ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ، وَالرِّفْقِ بِالذَّبِيحَةِ" " باب: جانوروں کو باندھ کر قتل کرنا منع ہے۔اور ذبیحہ کے ساتھ نرمی کرنے کا بیان۔"

(3) كِتَاب الْبُيُوعِ میں"بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّجْشِ" " باب: دھوکہ دینا ملاوٹ کرنا حرام ہے۔"

(4) كِتَاب الْبُيُوعِ میں"بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْحُكْرَةِ" " باب: ذخیرہ اندوزی منع ہے۔"

لفظ وجوب

(1) كِتَاب الضَّحَايَا میں"بَابُ مَا جَاءَ فِي إِيجَابِ الْأَضَاحِيِّ" "باب: قربانی کے وجوب کے بارے میں"۔

نتائج

اس بحث کے اختتام پر ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ امام ابو داودؒ نے صحیح بخاری کے تراجم کے الفاظ کا اقتباس کیا اس بناء پر دونوں کتابوں کے تراجم ابواب میں کثرۃ مماثلت ہے۔اس کی کچھ مثالیں پیش خدمت ہیں:

1. امام بخاریؒ تراجم ابواب بکثرت قرآن مجید کی آیات سے قائم کرتے ہیں جبکہ امام ابو داود کے ہاں یہ اسلوب بہت کم ملتا ہے۔
2. امام بخاریؒ تراجم ابواب میں بکثرت احادیث و آثار ذکر کرتے ہیں جبکہ امام ابو داود کے ہاں یہ طریقہ کار نہیں ملتا۔
3. امام ابو داود نے تراجم و مضمون کو باب کی دلیل بنایا ہے جبکہ امام بخاری نے تراجم میں فقہ اور علم کو رکھا اور ابو داود نے باب کے ضمن سے فقہ کو لیا اور اسے حدیث کے بعد ذکر کر دیا۔
4. استفہامیہ، لفظ کراھیۃ فضل اور النھی کے الفاظ سے تراجمۃ الباب قائم کرنے میں کافی مماثلت پائی جاتی ہے۔

خلاصہ بحث

حدیث شریعت کا اہم ماخذ ہے جس کی جمع و تدوین مختلف مراحل اور طریقہ کار سے ہوئی اور بہت سی کتب لکھی گئیں ان کتب احادیث میں سے صحاح ستہ کو خاص اہمیت حاصل ہے اور پھر کتب ستہ میں سنن ابو داود کو اپنے خاص منہج کی وجہ سے خاصی اہمیت حاصل ہے خصوصا امام ابو داود کی اپنی اصطلاحات کی وجہ سے ان کتب کے مصنفین نے ایک دوسرے کے منہج و اسلوب، طریقہ کار سے خوب استفادہ کیا خصوصا تراجم ابواب کے حوالہ سے سید المحدثین والفقہاء امام بخاریؒ نے اپنے ماقبل محدثین کے کام اور ان کی تحریری ماخذ سے خوب استفادہ کیا، کتاب التفسیر میں اس کی بہت ساری امثلہ موجود ہیں۔ ابو عبید قاسم بن سلام کی کتاب الاموال سے اقوال نقل کیے موطا امام مالک سے تحریری استفادہ کیا۔ مصنف عبد الرزاق اور اپنے اساتذہ کے تحریری ماخذ سے فائدہ اٹھایا خصوصا امام احمد بن حنبلؒ، علی بن المدینی، اسحاق بن راھویہ، یحيیٰ ابن معین ان سب سے بڑھ کر امام شافعیؒ محمد بن اسحاقؒ کی کتب سے یہ ہے کہ جس کو ثابت کرنا مقصد ہے اور یہ بتانا ہے کہ آپ کے بعد بھی محدثین عظام نے صحیح بخاری کے منہج و اسلوب طریقہ کار سے استفادہ کیا اور اسی منہج کو ترقی دی جس سے منکرین اور اہل استشراق کو خوب جواب ملا۔ جو یہ کہتے ہیں کہ احادیث کی جمع و ترتیب زبانی ہوئی۔ مقالہ ہذا میں امام ابو داودؒ کے تراجم ابواب قائم کرنے کے اس اصول سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے سے پہلے محدثین کے ذخیرہ کو بھی پیش نظر اور اسناد و متن اور تراجم لکھنے میں ان کے طریقہ کار کو اختیار ہی یہ مسلسل محدثین کی استفادہ کی تحریری روایت ہے جو جاری ہے۔ اور بعد میں آنے والے محدثین نے ان ائمہ کرام کی کتب سے تحریری پر فائدہ حاصل کیا خصوصاً تفسیر، حدیث، سیرت و فقہی مسائل کے استنباط کرنے سے۔

حوالہ جات

[1] حسن، ڈاکٹر سہیل، معجم اصطلاحات حدیث، ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۰۳ء، ۳۶- ۳۷
Hasan, Dr. Suhail, Mujam Istlāhāt-ul-Hadīs, Idārah Tahqīqāt Islāmi, 2003, 36-37

[2] الذھبي، محمد بن احمد، سیر أعلام النبلاء، دار الفکر بیروت، ۱۹۹۷ء، ۱۰/ ۵۲۷
Alzahbī, Muhammad Bin Ahmad, Siyar Ālāmul Nublā, Dar-ul-Fikar Berot, 1997, 527:10

[3] ابن عساکر، علی بن حسن بن ہبۃ اللہ، ابو القاسم، تاریخ دمشق، دار الفکر، بیروت، ۲۰۰۱ء، ۲۴/ ۱۳۷
Ibn-e-Asākir, Ali Bin Husain Bin Hibatullah, Abu-ul-Qasim, Tarikh Damishaq, Dar-ul-Fikar Berot, 2001, 137:24

[4] الذھبي، شمس الدین محمد بن أحمد بن عثمان، سیر أعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، 1405ھ، ۱۰/ ۵۶۸
Siyar Ālām ul Nublā, 568:10

5 ابن عساکر، تاریخ دمشق، دار الفکر، بیروت، س ن، ۲۴/ ۱۴۳

Tarīkh Damishaq, 143:24

6 ابن کثیر، عماد الدین، ابو الفداء، البدایۃ والنھایۃ، دار الفکر، بیروت، ۱۹۷۸ء، ۱۱/ ۵۴۔۵۵

Ibn-e-Kasir, Imād-ul-Dīn, Abul fidā, Albidāyah Walnnihāyah, Dar-ul-Fikar Baerot, 1978, 55-54:11

7 العسقلانی، حافظ ابن حجر، تھذیب التھذیب، دار الصادر، بیروت، ۳/ ۱۷۲

Al asqlāni, Hafiz Ibn-e-Hajar, Tahzīb-ul-Tahzīb, Dar-ul-Sādir,Baerot,172:3

8 تاریخ دمشق، ۲۴/ ۱۳۸

Tarīkh Damishaq, 138:24

9 سیر أعلام النبلاء، ۱۰/ ۵۷۰

Siyar Ālām-ul-Nublā, 570:10

10 سعیدی، ابو عمار فاروق، سنن ابو داود، اردو، مکتبہ دار السلام لاہور، ۱۴۲۸ھ، ۱/ ۶۷

Saeedī, AbuAmmār Farooq, Sunan Abu Dawood, Maktabāh Dar-ul-Salām, Lahore, 1428AH, 67:1

11 سویلم، محمد بن محمد، أبو شُعبة، الوسیط في العلوم و مصطلح الحدیث، دار الفکر العربي، ص۱۶

Suwailam, Muhammad Bin Muhammad, Abu Shubah, Alwasīt fī Uloom wa Mustalih-ul- Hadīs, Dār-ul-Fikar-Al-Arbi, 16

12 الکتاني، محمد بن جعفر، الرسالۃ المستطرفۃ، دار البشائر الإسلامیۃ، بیروت، الطبعۃ الرابعۃ، ۱۴۰۶ھ، ص۳۲

Al Katāni, Muhammad Bin Jāfar, Al-Risālah Almustatrifah, Dār-ul-Bashār Al-Islāmiyah, Beroot, Al-tabah Al-Rabiah, 1406AH, 32

13 ابو داود، سلیمان بن اشعث، سنن، در السلام للنشر والتوزیع، الریاض1999ء، ۱/ ۶۹

Sunan Abu Dawood, Urdu, 69:1

14 الزھراني، الدکتور محمد بن مطر، تدْوینُ السُّنَّةِ النَّبوِیَّة نَشْأتُهُ وَتَطوُّره من القرن الأوّل إلی نھایۃ القرن التاسع الھجري، مکتبہ دار المنھاج ۱۴۳۱ھ، ص۱۱۷

Al-Zahrāni, Dr. Muhammad Bin Matar, Tadween-ul-Sunnah Al-Nabawiyah wa Tatawurirhī Mina lqarn al-awwal Elā Nihāyat il-qaran Altasie Al-hijri, Maktba Dar-ul-Minhaj, 1431AH, 11

15 سنن ابو داود، اردو، ۱/ ۶۹

Sunan Abu Dāwood, Urdu, 69:1

16 السیوطی، جلال الدین، مرقاۃ الصعود الی سنن ابی داؤد، مطبوع الریاض، ۱۴۳۰ھ، ۱/ ۴۵

Alssuyoti, Jalāl-ul-Dīn, Mirqāt-ul-Suood Ela Sunan-e-abi Dāwod, Matbo Al-riyaz,1430AH, 45:1

17 الخطابي، ابو سلیمان احمد بن محمد، معالم السنن، المطبعۃ العلمیۃ، حلب، الطبعۃ، الأولی ۱۳۵۱ھ، ص۶-۸

Al-Khattābī, Abu Suleimān Ahmad Bin Muhammad, Mālim-ul-Sunan, Alataba Al-Ilmiya, Halab, Al-Taba Alolā, 1351AH, 6-8

18 سنن ابو داود، اردو، ۱/ ۷۲

Sunan Abu Dawood, Urdu, 72:1

19 عبد اللہ بن صالح البراک، کتاب السنۃ من سنن ابو داؤد دراسۃ وشروحات ص 351، دار العلم، الطبعۃ الاولیٰ۔

Sunan Abu Dāwood, p 351

20 النساء4: 19

Alnisa: 19

21 سنن ابو داؤد، کتاب الصیام، باب2

Sunan Abu Dāwood, bab 2

22 سنن ابو داؤ، کتاب الطلاق، باب 33، 34

Sunan Abu Dāwood, bab 33-34

23 سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، اعمال حج اور اس کے احکام و مسائل، ص364

Sunan Abu Dāwood, pag 364